REGD E.P. NO 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۷ روپے

فی پرچہ ۲ ر

جلد ۶ | ۲ تبلیغ ۱۳۳۶ھ | یکم رجب ۱۳۷۶ھ | ۲ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ والحمدللہ۔

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال اعصابی تکلیف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل ٹمپریچر ۹۹ ہو گیا۔ کھانسی کافی ہے۔ اور ضعف بہت ہے۔ احباب محترم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان میں یوم جمہوریت ہند کی تقریب!

شہر کی تمام پارٹیوں کا مشترکہ پروگرام

اور

جماعت احمدیہ کی نمایاں شرکت

شہریوں کے اجلاس میں جس میں ناظر امور عامہ بھی مدعو تھے یہ قرار پایا تھا کہ جمہوریت کا روز بجائے الگ الگ منانے کے تمام پارٹیاں اکٹھی منائیں۔ کیونکہ یہ سب کے لئے ایک جیسا خوشی کا دن ہے۔ چنانچہ ۲۶ جنوری کو ۹ بجے صبح میونسپلٹی کے احاطہ میں عوام جماعت احمدیہ کے افراد۔ سکھ نیشنل کالج۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول۔ وید کور (گرلز) ہائی سکول۔ کلاسوالہ خالصہ ہائی سکول کے طلبہ و طالبات اور این سی سی اور اے سی سی کے باوردی والنٹیرز شامل ہوئے۔ صدر میونسپلٹی ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب نے پرچم ہند کے لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور سلامی لی۔ جس کے بعد یہ تمام عالنوں جلوس کی شکل میں سارے شہر کا چکر لگا کر پھر اسی مقام پر جمع ہوئے۔

صدر انجمن کے تمام دفاتر کے کارکنان۔ دکاندار۔ بوڑھے۔ نوجوان۔ اور مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبہ پونے نو بجے صبح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور زیر انتظام نظارت امور عامہ ایک باقاعدہ جلوس کی شکل میں چار صد کا مجمع جھنڈے اٹھائے ہوئے جن پر مختلف ماٹو درج تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد زندہ باد۔ جواہر لال نہرو۔ زندہ باد گاندھی جی امر رہیں کے پرجوش اور فلک بوس نعرے لگاتا ہوا ایک وقار اور تنظیم کے ساتھ احاطہ میونسپلٹی میں پہنچا۔ اور پھر دوسرے جلوس میں شامل ہو کر سارے شہر کا چکر لگا کر جلسہ میں شامل ہوا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس تقریب میں تمام مقامی پارٹیوں کے مشترکہ طور پر حصہ لینے کا پروگرام طے ہوا تھا اس لئے اس کے مطابق منعقدہ جلسہ کا پروگرام بھی خاصہ دلچسپ اور لمبا تھا۔ جس میں قومی گیت پیش کئے گئے۔ مختلف نقطہ خیال کے افراد نے ایک ہی سٹیج سے تقاریر کیں۔

چنانچہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ و خارجیہ کی بھی تقریر ہوئی جو مفصل طور پر دوسری جگہ درج ہے۔ اور یونس احمد صاحب اسلم نے ڈاکٹر سر اقبال کی نظم دلکش آواز میں سنائی۔

جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب کی تقریر

اس موقعہ پر جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب صدر ناگوردا سپور ضلع کانگریس و ممبر اسمبلی نے بھی تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ ایک ہزار سال کی غلامی کے بعد اب ہمیں آزادی کی نعمت حاصل ہوئی اور حصول آزادی کی روح قدیم سے تھی مگر ۲۶ جنوری ۱۹۲۹ء کو موجودہ آزادی کا جھنڈا راوی کے کنارے لہرایا گیا تھا۔ آزادی سے قبل ہم لوگ ... سیاسی طور غلامی کے ساتھ اخلاقی طور پر بھی غلام تھے اور اقتصادی پہلو سے کمزور تھے۔ مگر آزادی مل جانے کے بعد اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت کی کرسی بدل گئی اور انگریزوں کی بجائے ہندوستانی قابض ہو گئے۔ اور ہمارے اخلاق ویسے رہے [illegible]

ملک کے آئندہ انتخابات کے متعلق ہدایات

از جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ملک کے مختلف صوبوں میں عنقریب انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس بارہ میں اگرچہ مرکز سلسلہ احمدیہ بوجہ اپنی مذہبی نوعیت کے کوئی صریح حکم نہیں دے سکتا۔ لیکن جماعتی پالیسی اور تنظیم میں یکجہتی، اتحاد اور تعاون پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مشورہ دیا جاتا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنی ہندوستان گیر وسعت اور سیکولر پالیسی کی وجہ سے اس بات کی اہل ہے کہ ووٹ دیتے وقت اس کے نمائندوں کو ترجیح دی جائے۔ ہندوستانی احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں اور ملک کا اسی میں مفاد ہے۔

بالعموم انتخابات کے مواقع پر بعض لوگ فتنہ و شرارت کے سامان کر دیتے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر ان ایام میں جماعت اپنی امن پسندانہ روایات و اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت وقت اور افسران الیکشن کو اپنا مکمل تعاون دیں اور جماعت کے اس اصول کو اپنے ذہن میں ہمیشہ مستحضر رکھیں۔ کہ احمدیہ جماعت کا یہ بنیادی اصول اور تعلیم ہے کہ جس ملک میں احمدی رہتے ہوں وہ اپنی قائم شدہ حکومت کے وفادار۔ خیر خواہ اور پابند قانون ہوں۔ احمدیہ جماعت کے جملہ افراد گذشتہ ستر سال سے دنیا کے مختلف ملکوں اور سیاسی حالات میں بہت سی مشکلات کے باوجود اس تعلیم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ہندوستانی احمدی ہندوستانی دستور اور قوانین کی پورے طور پر پابندی کریں اور ملک کے مفاد کا پورے خلوص سے خیال رکھیں۔ ان سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہ ہونی چاہئیے جس میں ملک کے نقصان یا بدخواہی کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہو۔ اور ہر احمدی کو یہ کوشش کرنا چاہئیے کہ وہ ان پُرامن اور مفید اصولوں کی دوسرے ہندوستانی شہریوں کو بھی تلقین کرے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کے ساتھ ہو۔ اور ان کو کامیابی اور فلاح کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۵۷ء

خدمتِ دین کیلئے مالی قربانیاں

یوں تو قرآن کریم کے ابتداء ہی میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کی خاص صفات کا ذکر کرتے ہوئے

ومما رزقنٰھم ینفقون

کے الفاظ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے خواہ وہ علم ہو یا دولت یا کوئی اور نعمت سب سے وہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر انفاق فی سبیل اللہ کے تحت دو بڑی چیزوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی مال اور جان اور اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے تو درحقیقت انہیں دونوں میں ہر قسم کا انفاق بھی آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے بھی خدمت دین کی جدوجہد کے سلسلہ میں انہیں کو بالصراحت ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم (الصف ع ۲)

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دیدے۔ اور وہ تجارت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔

صدر اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ پر صحابہ کرام نے دونوں قسم کی قربانیاں پیش کیں جن کا نتیجہ چند ہی سالوں میں اس غیر معمولی روحانی انقلاب کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ جس کے نشانات آج روئے زمین پر کروڑوں نفوس مسلمین میں نظر آتا ہے۔

بے شک یہ درست ہے کہ اب کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود صدر اسلام کے معدودے چند افراد کی مساعی کو نہیں پہونچ سکتے۔ جس کی تمام تر وجہ ان کی اکثریت کا اپنے فرائض منصبی کو بھول جانا اور اس حقیقی مقصد کو پس پشت ڈال دینا ہے جس کی برکت سے اوائل اسلام میں انقلاب برپا ہوا۔ لیکن اگر آج بھی انہیں نام کے مسلمانوں کو کام کے مسلمان بنا دیا جائے تو اس بنجر زمین سے چشمے پھوٹ پڑیں۔

خدا کا شکر اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے ایسے سامان کر دیئے خدا تعالیٰ نے اسلام کے دور تنزل میں اس کی شان و شوکت کو پھر سے قائم کرنے کے لئے ایک برگزیدہ جماعت کو کھڑا کر دیا۔ جسے اسی نہج پر کام کرنا ہے جس کا نمونہ پہلے گذر چکا ہے۔ بیشک صدر اسلام میں خدمت دین کی صورت اور تھی اور اب مخالفت اسلام اور اس سے تدافع دوسری صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس کے لئے جدوجہد کی صورت ہی بدل چکی ہے۔ چنانچہ اگر ہم سورۃ صف کے مضامین پر غور کریں۔ تو زمانہ حاضرہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مناسب جدوجہد کا طریق قدرے تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ متذکرۃ الصدر آیت جو اسی سورت کے دوسرے حصہ کے آغاز میں بیان ہوئی ہے اس کے حسب ذیل الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں:۔

تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم

یعنی اے مومنو! جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں عملی حصہ لینا چاہتے ہو، تمہارا فرض ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد میں لگ جاؤ۔

اس کے معاً بعد بتایا کہ اس طریق پر جدوجہد کیسی ہے؟ فرمایا

ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

کہ اگر تم حقیقی علم کے مطابق کام کرنا چاہتے ہو تو سمجھ لو کہ یہ طریق ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ پس اسی پر کاربند ہو جاؤ۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مالی جہاد کو جانی جہاد سے زمانہ کی بدلی ہوئی ضرورت کے پیش نظر مقدم رکھا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ نے اس میں وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے جس کے خوشکن نتائج دنیا کے سامنے ہیں۔ ہر ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا انتہائی کامیابی کے ساتھ بلند ہو رہا ہے اور آپ کے شیدائیوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

خدمتِ دین کی اس جدوجہد میں جہاں بیسیوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کر کے جانی قربانی کا نمونہ بھی پیش کیا وہاں جماعت کے دوسرے حصہ نے اپنی پاک کمائی سے ایک خاص حصہ علیحدہ کر کے اپنے امام کے سامنے لا رکھا جس سے ان مبلغین ومبشرین کے سفر خرچ اور اشاعت لٹریچر وغیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اس پروگرام کے مطابق بیرونی ممالک میں جو کام ہو رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اپنے دیش میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نگرانی میں دین اسلام کا امن بخش پیغام اور اس کی امن وصلح کی اعلیٰ تعلیم کو محبت وپریم کے ساتھ اپنے ہموطنوں تک پہنچانے کی برابر جدوجہد کی جا رہی ہے اور خدا کے فضل سے اس میں دن بدن نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جہاں تک مرکز کا کام ہے وہ پوری مستعدی اور توجہ سے اس میں لگا ہوا ہے۔ احباب جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعاون اس کی رفتار کو زیادہ تیز کر سکتا ہے۔ اور اس کے کام وسعت دینے میں مدد دے سکتا ہے

اس وقت دین کو ہماری مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور اگر انسان اس پہلو سے غور کرے کہ موت کا وقت ہر شخص پر آنے والا ہے اور مقررہ دن کی تعیین کسی سے ممکن نہیں تو مبارک ہے وہ شخص جس کی زندگی کا آخری سانس خدمت دین میں لگ جائے اور اپنے ہاتھوں اپنی پاک کمائی سے اپنے حین حیات دین اسلام کی اشاعت اور اس کی سربلندی میں کچھ دے جائے۔ ورنہ اس کی دولت یقینی طور پر دوسروں کے ہاتھوں میں جا کر اسے خالی ہاتھ اس جہان سے کوچ کرنا ہے۔ ذرا قرآن کریم کے ان الفاظ پر غور کرو:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یأتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الیٰ اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین۔

اے مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اپنی موت کے آنے سے پہلے اللہ کی راہ میں اس میں سے خرچ کرو۔ مبادا تمہیں کف افسوس ملنا پڑے۔ اور وقت گذر جانے پر خدا کے حضور حاضر ہو کر یہ کہنا پڑے کہ اے خدا! تو نے کیا ہی اچھا ہوتا اگر تو مجھے کچھ مہلت اور دیتا تو میں صدقہ وخیرات دے کر صالحین میں شامل ہو جاتا!!

پس دوستو! اپنی زندگی کے ان ایام کو غنیمت جانو! اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق فرمایا:۔

"تم میں سے جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ زکوٰۃ دے"۔

اس کے ساتھ زمانہ حاضرہ میں دین کی ضرورت کے پیش نظر دیگر جماعتی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ چنانچہ آئندہ دنیا میں جو نظام نو کی تعمیر ہونے والی ہے اسکے لئے فریضۂ زکوٰۃ کے ساتھ وصیت کو اپنانا بھی ضروری ہے اسکے لئے ابھی سے تیاری کی ضرورت ہے نہ صرف یہ کہ موصی حضرات پوری شرح کیساتھ حصہ آمد ادا کریں بلکہ کوشش کی جائے کہ اپنے حین حیات میں حصہ جائداد بھی ادا ہو۔ بیشک حصہ جائداد کی ادائیگی وفات کے بعد بھی ممکن ہے لیکن بعض مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں کہ کسی کی وفات کے بعد ورثاء میں تقسیم جائداد کے ایسے تنازعات کھڑے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات وصیت کی تکمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ پس اگر ہمت کرکے کوئی موصی اپنی زندگی ہی میں یہ حق بھی ادا کر جاتا ہے۔ تو بلاشبہ اس پہلو سے بھی اس کا دل مطمئن ہوگا۔ اور کچھ عجب نہیں کہ اسی پہلو سے ہی وہ

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ

کا مصداق بنے!!

اور پھر اشاعت اسلام کے پروگرام کو زیادہ وسعت دینے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اجراء فرما رکھا ہے۔ جو اگرچہ ایک طوعی تحریک ہے لیکن اس میں حصہ لینے والوں کو اپنے وعدوں کے مطابق جلد ادائیگی کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے کیونکہ جو روپیہ مرکز میں جلد موصول ہو جاتا ہے۔ اس سے اشاعت وخدمت دین کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے بہتر نتائج کی جلد توقع ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں مرکزی اعلانات کی اشاعت سے احباب اس امر سے بھی باخبر ہو چکے ہونگے کہ قادیان کے مقدس مقامات کی مرمت کی جاری ہے جس کیلئے جماعت کے اخلاص اور ان مقامات سے اس کی دلی محبت کا تقاضا ہے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ اس قسم کی مرمت پر اگرچہ ہزاروں کا اندازہ ہے مگر یہ کوئی بڑی رقم نہیں مخلصین

جنوبی ہند میں جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا تبلیغی دورہ

مختصر احوال و کوائف

تبلیغی دورہ پر روانگی

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی تحریر فرماتے ہیں:-

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مورخہ ۱۷/۱/۵۷ کو قادیان سے جنوبی ہند کے دورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مورخہ ۱۸/۱/۵۷ کو آپ بذریعہ فرنٹیر میل دہلی پہنچے احباب جماعت احمدیہ دہلی نے اسٹیشن پر آکر آپ کا خیر مقدم کیا اور آپ سے درخواست کی کہ واپسی پر دہلی میں چند دن قیام فرمادیں تاکہ ہم لوگ بھی آپ کی ذات سے استفادہ کر سکیں دہلی سے خاکسار بھی جنوبی ہند کے دورہ کے لئے آپ کے شریک سفر ہوا۔ قادیان سے مکرم مولوی مبارک علی صاحب مبلغ بمبئی دعا ڈواڑ بھی آپ کے ہمراہ دورہ پر آئے۔

بمبئی میں ورود تبلیغی اور تربیتی مصروفیات

مورخہ ۱۹/۱/۵۷ کو یہ وفد یادگیر جانے کے لئے بمبئی پہنچا۔ اسٹیشن پر مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی مع احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب مع اپنے ساتھیوں کے جناب یحلی پنتو صاحب انڈونیشین کونسل مقیم بمبئی کی معیت میں کار میں بیٹھ کر احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لے گئے۔ شام تک آپ کا قیام بمبئی میں رہا اور احباب جماعت نے آپ کے قیام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس میں آپ کے قدوم میمنت لزوم پر خوشی کا اظہار کیا اور آپ سے درخواست کی۔ کہ آپ کے مختصر قیام کی وجہ سے ہم کسی پبلک جلسہ کا انتظام نہیں کر سکے۔ اسلئے اگر آپ واپسی پر چند دن کے لئے یہاں قیام کر سکیں تو ہم تبلیغی جلسہ بھی منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایڈریس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقوی کے حصول اور تبلیغ کو وسیع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ خصوصیت سے خدام کو توجہ دلائی کہ وہ آگے بڑھیں اور جوانی کے ان اوقات کو سلسلہ کے لئے وقف کریں اور تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کا انتظام کریں اور تبلیغ کے لئے سرگرم کوشاں رہیں نیز فرمایا کہ اگر پروگرام میں گنجائش نکلی تو واپسی پر بمبئی آنے کی کوشش کروں گا۔

محترم یحلی پنتو صاحب نے صاحبزادہ صاحب کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا اور باقی اوقات میں احباب جماعت نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرماوے۔ محترم نورحسین صاحب جو لیبر برانچ میں بحیثیت سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہی احمدی ہوئے ہیں بہت اخلاص کے ساتھ پیش آئے اور آپ نے بمبئی کے بعض قابل دید مقامات وفد کو دکھائے۔ احمدیہ دار التبلیغ میں بعض غیر احمدی احباب بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ مورخہ ۱۹/۱/۵۷ رات ساڑھے دس بجے بذریعہ مدراس میل یہ وفد یادگیر کے لئے روانہ ہوا۔ رستہ میں گل برگہ اور شولاپور کے دوستوں نے اسٹیشن پر آکر محترم صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا۔

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر تحریر فرماتے ہیں:-

یادگیر میں ورود مسعود اور اہالیان یادگیر کی طرف سے عظیم الشان استقبال

مورخہ ۲۰/۱/۵۷ بذریعہ مدراس میل یادگیر کے جلسوں میں شرکت کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر دعوت و تبلیغ بہمراہی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی و مکرم مولوی مبارک علی صاحب مبلغ بمبئی یادگیر وارد ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چشم و چراغ یادگیر کی زمین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت دے اس لئے نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد آپ کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کہنے کے لئے اسٹیشن پر پہونچے۔ بلکہ غیر احمدی و غیر مسلم احباب کا بھی ایک جم غفیر آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھا۔ ٹرین آنے سے کافی دیر قبل ہی لوگ جوق در جوق اسٹیشن کی طرف آنے شروع ہوئے اور گاڑی کے آنے تک یادگیر کے پلیٹ فارم پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو چکے تھے۔ جونہی مدراس میل اسٹیشن پر آکر رکی مجمع کی طرف سے اھلاً و سہلاً و مرحبا کے نعرے بلند کئے گئے۔ پبلک آپ کو دیکھنے کے لئے اس قدر مشتاق تھی۔ کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے جا رہے تھے۔ جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے سیٹھ عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور خاکسار محمد اسمٰعیل نے آپ کے گلے میں ہار ڈالے اور اس کے بعد ہر احمدی فرد جن میں بوڑھے، بچے اور نوجوان سب شامل تھے۔ اپنی عقیدت کے پھول لیکر آگے بڑھے۔ احمدیوں نے نیز غیر مسلم و غیر احمدی احباب نے بکثرت آپ کو ہار پہنائے۔ اسٹیشن پر ہی آپ سے احباب کی ملاقات کا انتظام کیا گیا اور جملہ احباب باری باری آپ سے مصافحہ و معانقہ کرتے گئے۔ مسلسل ایک گھنٹہ تک احباب کی یہ ملاقات جاری رہی۔ بعد ازاں بعض غیر مسلم احباب کی خواہش پر گروپ فوٹو لئے گئے اور صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کے ساتھی کاروں میں بیٹھ کر جائے قیام پر پہنچے۔

یادگیر کی تاریخ میں یہ دن ہمیشہ کے لئے یادگیر رہے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس اخلاص اور محبت سے یادگیر کے ہندوؤں مسلمانوں نے مل کر صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ اس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔

ویسے تو آپ کے استقبال کے لئے احمدیوں کے علاوہ ہزاروں ہی غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کا نام وار تذکرہ کرنا مشکل ہے تاہم بعض قابل ذکر احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جناب کونیا صاحب امیدوار ممبر پارلیمنٹ ٹلیا صاحب سابق صدر کانگریس حیدرآباد۔ جناب ویرپاک شپا صاحب ایم۔ایل۔اے سابق ڈپٹی منسٹر حیدرآباد۔ وشونا تھ ریڈی صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل صدر لوک سیوک سنگھ یادگیر۔ جینتلی اسرتا صاحب چیرمین میونسپل کمیٹی یادگیر۔ کونگل گوپن دیا صاحب مرچنٹ یادگیر۔ سشر چیا بی ایس سی امیدوار ایم۔ایل۔اے۔ دیوی کشن صاحب مارواڑی تاجر یادگیر۔ بکھراج جی صاحب مارواڑی سابق صدر کانگرس۔ پورن مل صاحب ولد ہیرالال جی صاحب مارواڑی۔ گردجی صاحب منتری کانگریس یادگیر صدر صاحب جمیعتہ العلماء یادگیر۔ جناب عبد الستار صاحب سیکرٹری جمیعتہ العلماء صدر صاحب تعمیر ملت یادگیر۔ جناب عبد القادر صاحب مع حاجی محمد قاسم صاحب۔ جناب پیش امام صاحب

سیلون کی سرکاری زبان "سنہلی" میں پہلا اسلامی اخبار

کولمبو ۱۷ر جنوری (بذریعہ ڈاک) کولمبو (سیلون) میں مقیم احمدیہ مسلم مشنری جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر واقف زندگی یہ پُرمسرت خبر دیتے ہیں کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے سیلون کی سرکاری زبان سنہلی میں پہلا اسلامی اخبار جاری ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مکرم مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"سیلون میں ۵ لاکھ مسلمان صدیوں سے رہتے آئے ہیں مگر آج اللہ تعالےٰ نے صرف جماعت احمدیہ کو ہی موقعہ دیا ہے کہ وہ پہلا اسلامی اخبار اس اہم زبان میں شائع کرے جو ۵۵ لاکھ سنہلی لوگوں کو اسلام کا پیغام بھی دے گا۔ اور عوام کے درمیان محبت کے تعلقات قائم کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ پہلے اخبار میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کا ایک شاندار پیغام بھی درج ہے (یہ پیغام بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ ایڈیٹر بدر) اور وزیر اعظم سیلون، وزیر تعلیم کے پیغامات بھی درج ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین کی ۱۹۵۳ء والی سنہلی زبان میں اسلامی لٹریچر کی ترقی والی خواب کے پورا ہونے کا مفصل ذکر ہے۔ احباب سے دعا ہے کہ اخبار کی ترقی اور کامیاب ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ہر رنگ میں اعانت بھی فرمائیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل منیر واقف زندگی"

جامع مسجد یادگیر۔ فقط والسلام

علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے رائچور اور دیودرگ سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا چھیاسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ یادگیر کا چھیاسٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۱ و ۲۲ر جنوری کو روبرو کچہری میدان منعقد ہوا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوت و تبلیغ کے علاوہ حسب ذیل مبلغین و معززین بھی تشریف لائے۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان، مکرم سیٹھ علی محمد صاحب سکندر آباد دکن

جلسے کا پہلا دن

مورخہ ۲۱ ۵۸ کو جلسہ رات ۸½ بجے سے شروع ہوکر ۱۲½ بجے ختم ہوا۔ یہ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے استقبالیہ افتتاحیہ تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت کا تذکرہ کرتے ہوئے امسال کے جلسے کی اس خصوصیت کا تذکرہ کیا کہ اس جلسہ میں ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے بھی شریک ہیں۔

میری تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مرزا وسیم احمد نے صدارتی تقریر فرمائی اور نہایت مؤثر الفاظ میں حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ ان امور کو بغور سنیں جو اس جلسے میں بیان کئے جائیں گے۔ اور پھر سنجیدگی سے اس پر غور کریں سوچیں اور اگر انہیں ان تقاریر میں کچھ صداقت نظر آئے تو اس صداقت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی زبان میں Why I believe in Islam کے موضوع پر۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حضرت رسول پاک صلی اللہ کی سیرت پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے جماعت کی تعلیم پر اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے ہندو مسلم اتحاد پر تقاریر کیں۔ جو تقاریر نہایت مؤثر تھیں۔ پبلک نے شروع سے آخر تک تقاریر کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً چار ہزار کے لگ بھگ تھی۔ مستورات کے لئے نہایت معقول انتظام تھا۔ مستورات میں بھی ایک خاص تعداد غیر احمدی مستورات کی شامل جلسہ ہوتی رہی۔

دوسرا دن

دوسرے روز جلسہ کی کارروائی حسب دستور ۸½ بجے شروع ہوئی۔ اور تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سیٹھ علی محمد صاحب نے انگریزی زبان میں پیغام احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کے اسلامی کارناموں پر۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے خصوصیات احمدیت کے موضوع پر۔ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جملہ تقاریر پُرمغز اور مؤثر تھیں اور حاضرین نے شروع سے آخر تک جملہ تقاریر کو دلچسپی کے ساتھ سنا۔

ازاں بعد خاکسار نے جملہ حاضرین اور مبلغین کرام اور دیگر آمدہ مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور احباب سے اپیل کی کہ انہوں نے جو کچھ سنا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ خاکسار کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی صدارتی تقریر فرمائی۔ جس میں اس امر خوشی کا اظہار فرمایا کہ احباب یادگیر نے نہایت خاموشی اور متانت کے ساتھ ہمارے مقررین کی تقاریر کو سنا۔ آپ نے پھر فرمایا ایک چشم بینا کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے لئے یہی ایک ثبوت کافی ہے۔ کہ عرصہ چھیاسٹھ سال سے جماعت احمدیہ یادگیر باقاعدگی کے ساتھ اپنے سالانہ جلسے منعقد کر رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یادگیر کی احمدیہ جماعت میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ بہت سی انجمنیں بنتی ہیں اور بگڑ جاتی ہیں لیکن ایک جماعت کا تواتر کے ساتھ ایک کام کو کرنا اور پھر اس میں ایسے حالات میں کامیابی حاصل کرنا جبکہ ظاہری سامان ان کے ساتھ نہ ہوں یقیناً ان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اس لئے میں سب احباب سے جنہوں نے ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا اپیل کرتا ہوں کہ وہ حضور کے دعویٰ پر غور کریں اور جو دلائل اس جلسہ میں حضور کی صداقت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا ضرور موازنہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرما دے۔ اس اختتامی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت ہی رقت کے ساتھ دعا فرمائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا۔

شکریہ احباب اس جلسہ میں مقامی غیر احمدی و غیر مسلم کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں دیودرگ۔ راستے چوسہ کرنول۔ چنتہ کنٹہ تیماپور۔ شورا پور۔ کوٹ کونڈہ۔ اڈیکور۔ شولاپور کے احمدی احباب نے جلسہ میں شرکت کر کے ہمارے جلسہ کی رونق کو بڑھایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

قابل ذکر امر یہ امر قابل ذکر ہے کہ گلبرگہ کے ایک بہت بڑے غیر احمدی بیرسٹر کے تاجر امجد پاشا اپنے دس بارہ احباب کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ پہلے دن کی تقاریر سے بہت متاثر ہوئے اور دوسرے روز جلسہ سے قبل مغرب کے قریب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مبلغین کرام سے آکر ملے۔ دوران ملاقات انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے بعض استفسارات کئے جن کے جوابات مبلغین کرام نے دیئے۔ دوسرے دن بھی وہ باقاعدہ جلسہ میں شریک ہوئے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صداقت احمدیت ان پر کھول دے اور انہیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۲۳

سیلون کے سنہلی باشندگان کے نام

حضرت امام جماعت احمدیہ کا روحانی پیغام

مادیت کے اس پُرآشوب زمانہ میں بنی نوع انسان کی روحانی استعدادوں کو جاگر کرنے کے لئے جس طور سے جماعت احمدیہ عالمگیر پروگرام کے ماتحت ہر ملک میں احمدیہ مسلم مشنری بھیج کر بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا سے ملانے کا جتن کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کولمبو (سیلون) میں قائم شدہ احمدیہ مسلم مشن بھی ہے۔ جس کی طرف سے حال ہی میں سیلون کی سرکاری زبان سنہلی میں پہلے اسلامی اخبار کا اجراء ہوا ہے۔ چنانچہ اس اخبار کی پہلی اشاعت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو روح پرور پیغام باشندگان سیلون کے نام ارسال فرمایا ہے۔ اسے افادہ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اخبار کو ہر رنگ میں کامیاب و کامران فرمائے آمین (ایڈیٹر)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سنہلی برادران۔ جماعت احمدیہ کا سنہلی رسالہ نکل رہا ہے۔ اور اس کے لئے تمہیدی نوٹ میں لکھ رہا ہوں۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سیلون کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق آج کا نہیں بلکہ بہت پرانا ہے۔ کیمبرج ہسٹری آف انڈیا میں لکھا ہے کہ سیلون کے بادشاہ نے حجاج کو جو اُمیہ خلافت کی طرف سے مشرقی صوبوں کا وائسرائے تھا۔ اُن مسلمانوں کے یتیم بھجوائے جو کہ سیلون کے بادشاہ کے علاقہ میں فوت ہوئے تھے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک غیر معروف روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ سیلون کا بادشاہ خود بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ اور اُمیہ خلیفہ کو باج بھیجا کرتا تھا۔ ہندوستان پر محمد بن قاسم کے حملہ کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ سیلون کے بادشاہ نے جو مسلمان یتیم خلیفہ اسلام کو بھجوائے تھے۔ ان پر سندھ کے ساحل کے قریب کچھ ... ڈاکوؤں نے حملہ کر کے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ انہیں کے بچانے کے لئے محمد بن قاسم سندھ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اور یہی بنیاد عالم اسلام اور ہندوستان میں جنگ کی تھی۔ پس قدیم سیلون سے مسلمانوں کا ایک ہزار سال سے زیادہ کا تعلق ہے۔ ہم اس تعلق کو زندہ کرنے کے لئے پھر اس ملک میں آئے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ہمارے مشن سے وہی سلوک کریں گے جو کہ آٹھویں صدی عیسوی کے سیلونی بادشاہ نے مسلمانوں سے کیا تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کے دلوں کو نور اور ہدایت کے لئے کھول دے اور جس طرح ہم قدیم زمانہ میں بھائی بھائی تھے اس زمانہ میں بھی ہم بھائی بھائی ہو جائیں اور اس خطرناک زمانہ میں اپنے ملک و ملت کی حفاظت کے لئے دوش بدوش ایک دوسرے کی حفاظت کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اللّٰھم آمین

خاکسار (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۶/۱/۵۸

درخواست دعا حسب دستور سابق جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے یادگیر کے احباب نے بہت کوشش کی۔ اور رائیچور صاحب جماعت احمدیہ یادگیر محترم سیٹھ عبدالحی صاحب باوجود اپنی بیماری

رپورٹ کارگزاری لجنات اماء اللہ بھارت

بابت ماہ مئی ۱۹۵۶ء تا نومبر ۱۹۵۶ء

(از محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

(۱)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کے مئی سے نومبر تک کل ۲۰ اجلاس ہوئے ہیں جس میں تلاوت قرآن مجید با ترجمہ چالیس جواہر پارے رسالہ الوصیت کتاب الازھار لذوات الخمار میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر سنائی گئیں۔ اس کے علاوہ تعلیم و تربیت اور مختلف موضوعات پر عورتوں نے تقریریں کیں۔ اسی دوران میں جلسہ سیرۃ النبی اور جلسہ تحریک جدید بھی منایا گیا۔ جس کی رپورٹیں علیحدہ شائع ہو چکی ہیں۔

شعبہ تعلیم | ہر اجلاس میں چالیس جواہر پارے کی ایک حدیث بہنوں کو سنا کر یاد کروائی گئی اب تک بیس حدیثیں یاد کرائی گئی ہیں ہر اجلاس میں تعلیم کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

شعبہ خدمت خلق | کچھ لحاف سردی کے موسم کی شروع میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مستحقین میں تقسیم کر دیئے گئے اس کے علاوہ سیکرٹری خدمت خلق غرباء و مساکین اور بیمار عورتوں کی خبر گیری کرتی رہیں۔

شعبہ تبلیغ | جلسہ سالانہ کے موقعہ پر غیر مسلم خواتین کو مدعو کیا گیا۔ اکثر مواقع پر غیر مسلم خواتین کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے۔

شعبہ تربیت و اصلاح | تربیت اور اخلاقی مضامین اجلاسوں میں پڑھے جاتے ہیں۔ بہنوں کو نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی اور استغفار اور درود شریف پڑھنے کی طرف تاکید کی گئی۔

ناصرات الاحمدیہ | ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کے اجلاس ہر ہفتہ ہوتے ہیں۔ ہر اجلاس میں چہل حدیث سے ایک حدیث یاد کرائی جاتی ہے۔ اب تک بائیس (۲۲) حدیثیں یاد ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اربعین اطفال کی بھی چار حدیثیں یاد کر چکی ہیں اسلام کی دوسری کتاب پڑھائی جا رہی ہے چھوٹے چھوٹے سوال جواب یاد کروائے جاتے ہیں اور سنے جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنے کی پریکٹس کروائی گئی۔

شعبہ مال۔ لجنہ اماء اللہ کا چندہ ۲۰/۱/۶ روپے وصول ہوا ہے۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

تعداد ممبرات (۲۲)

ہر ماہ کے شروع میں باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضور کے خطبات تربیتی و اصلاحی مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ غیر احمدی بہنوں کو اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ نیز مختلف موضوعات پر بہنوں نے مضامین پڑھے اور تقاریر کیں۔ بعض غیر احمدی بہنیں بھی شریک ہوئیں اور اچھا اثر لے کر گئیں۔

شعبہ تعلیم۔ جن بہن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا ان کو قرآن شریف سکھایا جاتا ہے۔ اور نماز با ترجمہ یاد کروائی جاتی ہے کچھ بہنیں۔ قرآن مجید با ترجمہ سیکھ رہی ہیں۔

شعبہ خدمت خلق | غریب بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی ہر طریقہ سے مثلاً مالی و جسمانی مدد کی جاتی رہی۔ بیماروں کی بیمار پرسی کی جاتی رہی۔ مسافروں کو کھانا کھلایا جاتا رہا۔

شعبہ تربیت و اصلاح | ہر اجلاس میں مجلس کے آداب بتائے جاتے ہیں۔ وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ بچیوں کو ناصرات کے اجلاس میں شامل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے

شعبہ تبلیغ | غیر احمدی بہنوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ کتاب خاتم النبیین از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کتاب فتح الاسلام۔ رسالہ مصباح اخبار بدر۔ کتاب چشمہ احمدیت غیر احمدی بہنوں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی رہیں۔ اور وقتاً فوقتاً دوسرا لٹریچر تقسیم کیا جاتا رہا۔

شعبہ ناصرات | ہر ماہ کے شروع میں ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس ہوتا ہے جس میں لڑکیوں کے ساتھ لڑکے بھی شامل ہوتے ہیں۔ سورہ بقرہ کا ترجمہ سکھایا جا رہا ہے۔ نماز یاد کرائی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں بچوں کو زبانی یاد کروائی جاتی ہیں۔ لڑکیوں کو "عورت کا مقام" کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ اور لڑکوں کو مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے پڑھائی جاتی ہے۔ اور حدیثیں یاد کروائی جاتی ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷/۱۲/- روپے چندہ جمع ہوا۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد۔ دکن

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کی طرف سے صرف ستمبر و اکتوبر کی رپورٹ وصول ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ مئی تا نومبر تک کی رپورٹوں میں سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ ستمبر و اکتوبر میں دو اجلاس ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بہنوں کو چند نصیحت آموز باتیں بتائی گئیں۔ اور حدیثیں پڑھ کر سنائی گئیں۔

شعبہ تعلیم | قرآن کریم کا پہلا پارہ اور ناصرات کی بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن سکھایا جاتا ہے اور نماز یاد کروائی جاتی ہے۔ کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھایا گیا۔

شعبہ خدمت خلق | غریب اور بے کس عورت کی مدد کی گئی ایک زچہ عورت کی مدد کی گئی۔ ماں بیٹی اور داماد کے جھگڑے کو مٹایا اور ان کو مفید نصائح کیں۔

شعبہ تبلیغ | محلہ کی عورتوں کو تبلیغ کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔ دکن

مئی تا نومبر تک صرف ایک ماہ یعنی اکتوبر کی رپورٹ موصول ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ مدراس

تعداد ممبرات (۱۸) ہر ماہ میں ایک مرتبہ لجنہ کا اجلاس ہوتا ہے جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حدیث چالیس جواہر پارے سے پڑھ کر بہنوں کو سنائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بہنیں اپنے خود تیار کردہ مضامین اور تقاریر بھی کرتی ہیں۔ غیر احمدی بہنیں اجلاس میں عموماً شامل ہوتی ہیں اور اچھا اثر لے کر جاتی ہیں۔

شعبہ تعلیم | ہر ماہ خواندہ کو ناخواندہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے بعض بہنیں قرآن مجید با ترجمہ سیکھ رہی ہیں

شعبہ خدمت خلق | ہر ایک بہن حیثیت کے مطابق مالی و جسمانی امداد کرتی ہیں۔ بعض بیماروں کی بیمار پرسی کی گئی۔

شعبہ تبلیغ | لٹریچر تقسیم کیا گیا حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی کتب غیر احمدی بہنوں کو مطالعہ کے لئے دی جاتی ہے۔

شعبہ ناصرات | تعداد ممبرات (۱۰) ہر ماہ میں ایک اجلاس ناصرات کا ہوتا ہے جس میں لڑکیوں کی اصلاح اور تربیت کے موضوع پر مفید باتیں بتائی جاتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی دعائیں ان کو یاد کروائی جاتی ہیں۔

شعبہ مال | لجنہ اماء اللہ مدراس کی طرف سے ۱۵/۱۰/- روپے موصول ہوئے ہیں۔

سونگھڑہ حلقہ ۱

تعداد ممبرات (۴۸) لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہر ماہ ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد عہد نامہ دہرایا جاتا ہے۔ فقہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ بہنوں کو استغفار کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کبھی کبھی اجلاسوں میں غیر احمدی بہنیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات سنائے جاتے ہیں۔

شعبہ تعلیم | غیر احمدی عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق | مختلف طریقوں سے ضرورت مندوں کی مدد کی جاتی ہے۔ مثلاً کسی کو کھانا کھلا کر خط لکھ کر بیماروں کی بیمار پرسی کر کے۔

شعبہ تبلیغ | غیر مسلم بہنوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔

شعبہ ناصرات | تعداد ممبرات (۹) ناصرات کی بچیوں کو درثمین اور کلام محمود کی نظمیں زبانی یاد کروائی جاتی ہیں۔ اردو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے

مبلغ ۶/۱۰/- روپے چندہ موصول ہوا۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کے چچا سید جلال الدین صاحب کئی سالوں سے متواتر بیمار چلے آ رہے ہیں اسوقت کٹک جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویش ناک ہو گئی تھی حضور ایدہ اللہ اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے پہلے سے افاقہ ہے انکی صحت کاملہ و درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ برہمپا ضلع کٹک میں تقریباً آٹھ افراد کو ایک آدم خور شیر نے مار دیا ہے لوگ بہت پریشان ہیں حال میں دو دن کے اندر چار اشخاص کو مار دیا ہے اس موذی جانور سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ سید فضل عمر کٹکی واقف زندگی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ و یوم التبلیغ

جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جماعتوں کے مشورہ کے بعد امسال جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کی تاریخ انعقاد ۱۷ر فروری ۱۹۵۷ء۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ۱۴ر اپریل ۱۹۵۷ء اور یوم التبلیغ کے لئے ۱۷ر مارچ مقرر کی گئی ہے۔ یہ سب تاریخیں اتوار کے دن ہیں اور احباب کی سہولت کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اگر کوئی جماعت مقامی حالات اور ضروریات کے ماتحت ان تاریخوں میں مناسب تبدیلی کرنا چاہے۔ تو اس کی بھی اجازت ہے۔ لیکن تبدیلی کی صورت میں نظارت ہذا کو بھی اطلاع دینی ضروری ہے۔

۲۔ جن جماعتوں کے پاس کافی تعداد میں لٹریچر نہ ہو وہ نظارت ہذا کو خط لکھکر مناسب لٹریچر طلب کر لیں۔ اور ان تقاریب کو دعاؤں اور پوری جدوجہد سے کامیاب بنائیں۔ اس وقت ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا احباب کا کام ہے۔ امید ہے کہ احباب پورے اخلاص اور توجہ سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہوں گے۔ اور دنیوی کاموں کو پس پشت ڈال کر دینی خدمات کو سرانجام دیں گے۔

۳۔ جلسے اگر بڑے پیمانہ پر نہ ہو سکیں تو اپنے دوستوں اور واقف کاروں کو بلا کر شریک جلسہ کریں۔ اللہ تعالےٰ کی نظر دلوں پر ہے اور وہ لبعا ہر معمولی کاموں میں بھی عظیم الشان برکات رکھ دیتا ہے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔

۴۔ ان تقاریب کے سرانجام پانے کے بعد ضروری رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال کی جائیں۔ تاکہ ان کا خلاصہ اخبار میں اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔

اللہ تعالےٰ احباب کے ساتھ ہو اور ہر قدم پر ان کی نصرت فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ چونکہ مرکز کے پاس اخراجات کی کمی ہے۔ لہذا جماعتیں ڈاک کا خرچ ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ لٹریچر کا اکثر حصہ مفت بھجوایا جائے گا۔

برکات احمد راجیکی
قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ شموگہ

۱۔ صدر۔ میر کلیم اللہ صاحب۔ ار۔ ایم سروس شموگہ میسور
۲۔ نائب صدر۔ سید بدار صاحب " " "
۳۔ سیکرٹری مال۔ بی سید دستگیر صاحب Stamp Vender Segahatti Shimoga
۴۔ نائب سیکرٹری مال۔ سید خلیل احمد صاحب آر۔ ایم سروس شموگہ
۵۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سید محمد جعفر صادق صاحب " "
۶۔ " امور عامہ۔ ایس کے عبد الرزاق صاحب پوسٹ بکس ۱۳ شموگہ
۷۔ " تبلیغ۔ ایم کریم خاں صاحب۔ سپاری منڈی شموگہ

یہ منظوری ۳۰؍۴؍۵۹ تک کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان:۔ جماعت احمدیہ نرگاؤں کے عہدیداران کی مشروط منظوری دی گئی تھی۔ چونکہ ان عہدیداران کے ذمہ کوئی بقایا نہیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کی منظوری ۳۰؍۴؍۵۹ تک دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی

کے چندہ کی فراہمی کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی

ریویو آف ریلیجنز کے سال نو کے سالانہ چندہ کے متعلق دریافت کرنے کی غرض سے احباب جماعت کی طرف سے متعدد خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے بذریعہ اعلان ہذا اجمالی طور پر ہی جواب دیا جا رہا ہے۔

ایک دوست کے استفسار پر ریویو کے سالانہ چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب دیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

"میری تحریک مفت اشاعت کے متعلق تھی۔ جو صاحب استطاعت احمدی خریدیں اُن کے لئے وہ پہلا ریٹ ہے (جو دس روپے سالانہ ہے۔ ایڈیٹر) میری تحریک یہ تھی کہ جماعت سے دس ہزار روپیہ لے کر پاکستانی غیر احمدیوں یا طالب علموں کو دو دو روپے پر رسالہ دیا جائے۔ اور جو ہندوستان سے باہر کے لوگ ہیں ان سے پوسٹل اخراجات لے کر اُن کو رسالہ دیا جائے اور باقی رقم احمدیوں سے جمع شدہ دس ہزار روپے سے اور انجمن اور تحریک کی مدد سے ادا کی جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر ریویو کے سالانہ چندہ برائے ۱۹۵۷ء کی شرح درج ذیل ہوگی:۔

۱۔ ریویو آف ریلیجنز کے پاکستانی اور ہندوستانی خریداروں کے لئے شرح چندہ سالانہ ۱۰/- روپے اور بیرونی ممالک خریداروں کے لئے ۱۱/- روپے ہوگی۔

۲۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے لئے شرح چندہ سالانہ صرف ۲/- روپے ہوگی۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارک کے مطابق جو احباب اور جماعتیں ریویو کی اشاعت کو دس ہزار سے بھی زیادہ کرنے کی متمنی ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک مفت اشاعت ریویو کے عملی قدم میں حصہ لینے کی خاطر دو روپیہ سالانہ فی کاپی کے حساب سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

ہر قسم کی ترسیل زر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ/قادیان بمد توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی جائے۔

(خاکسار مظفر الدین چوہدری ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آڈیٹر کی آسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ و دیانت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس، سابق تجربہ، عمر و صحت وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت یا قریب کی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق سے ۱۵؍۳؍۵۷ تک بھجوادیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح

بدر مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۵۷ء صفحہ ۲ "قصیدۂ محمودؐ" میں کتابت کی بعض غلطیاں ہو گئی ہیں۔ احباب انکی تصحیح کر لیں۔

ساتویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں بجائے جہاں شود کے در جہاں شہود ہے۔ چودھویں شعر کے پہلے مصرعہ میں "چہ آبلہ اند" میں الف پر مد نہیں ہے۔ بلکہ فتح ہے۔ آبلہ بمعنی بے وقوف۔ اکیسویں شعر کے ہر دو بیت میں بجائے گنی کے کن ہے

مغرب میں اسلام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی!

از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت ہیگ

(۲)

اسلام میں دلچسپی کا واقعاتی ثبوت

اب میں بعض مثالیں دیتا ہوں۔ جو اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ ہمارا یہ تاثر کہ مغرب میں اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھ رہی ہے صحیح ہے اور واقعات پر مبنی ہے۔

اہل یورپ کی سابقہ روش پہلے مستشرقین کا جو طبقہ تھا وہ الا ماشاء اللہ ایک دو کے سوا اسلام کے بارے میں مخالفت اور عناد کا رنگ رکھتا تھا وہ اعتراض کرنے کے لئے اسلام کا مطالعہ کرتے تھے ہر چند کہ انہوں نے جب بھی قلم اٹھایا مخالفت کے ارادے سے ہی اٹھایا۔ تاہم انہوں نے مخالفانہ جذبہ کے باوجود کچھ نہ کچھ خدمت بھی کی۔ مثلاً سیل ایک پادری گزرے ہیں۔ انہوں نے ایسے وقت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا کہ جب کوئی اور انگریزی ترجمہ موجود نہیں تھا۔ ترجمہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ دکھائیں کہ قرآن کوئی قابل التفات کتاب نہیں ہے۔ لیکن کہیں نہ کہیں ان کی قلم سے اسلام کی کسی نہ کسی خوبی کا ذکر ہونا بھی لازمی تھا۔ آدمی لاکھ مخالفت کی نیت سے کتاب لکھے لیکن چارو ناچار کسی نہ کسی جگہ ایک آدھ خوبی کا اعتراف ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے ہاں بھی بعض ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جو بعض لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنیں۔

مستشرقین کے علاوہ پادریوں کی طرف سے جو لٹریچر شائع کیا جاتا تھا وہ بھی معاندانہ ہوتا تھا اور مقصد یہ دکھانا ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو وہ عیسائیت میں پہلے سے موجود ہے۔ اس لئے دنیا کو عیسائیت کی طرف ہی توجہ کرنی چاہیئے نہ کہ اسلام کی طرف

محققانہ روش کی طرف پہلا قدم ایک عرصہ تک اسی رنگ ڈھنگ کا لٹریچر شائع ہوتا رہا لیکن بالآخر ایک ایسا وقت آیا۔ کہ ان میں کچھ تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ ہماری طالب علمی کے زمانہ سے لیکر ابھی حال کے زمانہ تک پہلی تبدیلی تو یہ دیکھنے میں آئی۔ کہ انہوں نے نسبتاً تحقیقی رنگ اختیار کرنا شروع کیا۔ جو رفتہ رفتہ نمایاں ہوتا گیا۔ پہلے تو ایسی ایسی باتیں کرتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں ایک تابوت جس میں آپ کا جسد اطہر رکھا ہوا ہے بغیر کسی سہارے کے ہوا میں معلق لٹک رہا ہے۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط اور بالکل خلاف واقعہ ہے۔ خود ہی یہ معجزہ گھڑا اور خود ہی اس کا جواب بھی لکھ دیا۔ یعنے یہ کہ دراصل وہ تابوت سیسے کا بنا ہوا ہے اور کمرے کی دیواروں چھت اور فرش میں ایک خاص انداز سے کے مطابق مقناطیس اس طرح لگا ہوا ہے کہ جس کی متواتر کشش سے وہ تابوت بغیر کسی سہارے کے ہوا میں معلق ہے۔ یا پھر یہ لکھ دیا کہ محمدؐ کے پاس روح القدس کبوتر کی شکل میں آتا تھا۔ لیکن دراصل وہ روح القدس نہ ہوتا تھا بلکہ محمدؐ نے ایک کبوتر پالا ہوا تھا اور اسے خوب اچھی طرح سدھا رکھا تھا۔ اپنے کان کی کنڈلی میں وہ جَو کے دانے ڈال لیتے تھے کبوتر آکر ان کے شانے پر بیٹھ جاتا تھا۔ اور کان کی کنڈلی میں سے دانے کھاتا رہتا تھا۔ اور لوگ سمجھتے تھے۔ کہ روح القدس وحی لے کر کبوتر کی شکل میں نازل ہوا ہے اور وہ آہستہ آہستہ کان میں کچھ کہہ رہا ہے۔ آخر ان لوگوں نے اس قسم کی بے سروپا باتوں کو جنہیں وہ خود ہی گھڑتے تھے چھوڑا اور اس خیال سے چھوڑا کہ مسلمان ان پر بُرا مناتے ہیں۔ اور ان سے کچھ فائدہ ہونے کی بجائے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ ایسی باتوں کی بجائے انہوں نے زیادہ تحقیقی باتوں کی طرف توجہ دینی شروع کی۔ لیکن وہ تحقیق انہی باتوں کی کرتے تھے۔ جن پر وہ اعتراض کرنا چاہتے تھے۔ افسوس ہے ایسا کرنے میں انہیں خود مسلمانوں ہی کی بعض کتابوں سے مدد ملی۔ اور انہوں نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا۔

محققانہ روش کی طرف دوسرا قدم اس کے بعد ایک اور تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ اور وہ یہ کہ ان میں سے بعض لوگوں نے براہ راست مخالفت ترک کر کے اسلام کی خوبیوں پر زور دینا شروع کیا۔ لیکن خوبیوں کا یہ اعتراف عیسائیت پر ترجیح کے رنگ میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ دکھانے کے لئے تھا کہ بے شک اسلام میں خوبیاں ہیں تاہم وہ عیسائیت کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جاسکتیں

نمایاں تبدیلی کے واضح آثار

یہ اسلوب ایک عرصہ تک جاری رہا۔ اور کہیں کہیں اس کی مثالیں اب ملتی ہیں لیکن مستشرقین اور تمام علمی حلقوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو چکا ہے کہ اسلام کے متعلق جس کا رویہ نہ صرف یہ کہ مخالفانہ ہی نہیں بلکہ ہمدردانہ بھی ہے۔

مثلاً ہملٹن گب (H.A.R Gibb) ایک مشہور مستشرق ہیں وہ آجکل ہارورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں ان کے موقف میں بھی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے "Mohammadan ism" کے نام سے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے نسبتاً زیادہ ہمدردانہ موقف اختیار کیا ہے۔ اگرچہ ان کی کتاب کا نام "محمڈن ازم" ہے۔ لیکن اب وہ لوگ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ اسلام کی بجائے اس نام کا استعمال درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ خود مسٹر گب نے بھی اپنی کتاب میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ مسلمان "محمڈن" اور "محمڈن ازم" کے الفاظ کو پسند نہیں کرتے۔ اور ان کا اصرار ہے کہ ان کے مذہب کو "اسلام" کے نام سے ہی یاد کیا جائے۔ انہوں نے خود اس کی وجہ بھی بیان کی ہے۔

پہلی مثال مسٹر ہملٹن گب کے سرسری ذکر کے علاوہ اس سلسلہ میں میں جو پہلی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں وہ منٹگمری واٹ montgomery watt ہیں وہ ایڈنبرا میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دو کتابیں شائع کی ہیں۔ پہلی کتاب کا نام ہے "محمد ان مکہ" mohammed in Mecca اور دوسری کتاب کا نام جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے "محمد ان مدینہ" (mohammad in madina) ہے یہ دونوں کتابیں پہلی کتابوں کی نسبت زیادہ محققانہ اور زیادہ ہمدردانہ طور پر لکھی گئی ہیں۔ بالخصوص دوسری کتاب کے موقف میں تبدیلی زیادہ نمایاں ہے۔ عام طور پر مغرب والوں کی طرف سے حضورؐ کی مکی زندگی پر زیادہ اعتراض نہیں کیا جاتا۔ اعتراضات زیادہ تر مدنی زندگی پر کئے جاتے ہیں یعنی یہ کہ جنگیں کیں اور دوسروں پر ظلم کئے اور بہت سی شادیاں کیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن منٹگمری واٹ نے اپنی کتاب کی دوسری جلد میں خاص طور پر مدنی زندگی کے متعلق زیادہ ہمدردانہ موقف اختیار کیا ہے یہ امر اہل مغرب کے موقف میں ایک نمایاں اور اہم تبدیلی پر دلالت کرتا ہے۔

اس کتاب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ بعض وہ اعتراضات جو خود مسلمانوں کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یا تو ان اعتراضات کو رد کیا ہے۔ یا پھر لکھا ہے۔ کہ جن شہادتوں پر ان اعتراضات کی بنیاد ہے۔ وہ شہادتیں قابل اعتماد نہیں ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ لوگ اب زیادہ دیانتداری سے تحقیق کرتے ہیں اور خود اعتراضات کا رد پیش کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ کتاب کے آخر میں انہوں نے باقاعدہ اعتراضات کا ایک علیحدہ باب باندھا ہے۔ اس میں انہوں نے خود اسلام پر اعتراضات نہیں کئے ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے خلاف بالعموم جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جواب دیئے ہیں۔ مثلاً حضرت زینب والا واقعہ ہے۔ اس کو انہوں نے غلط قرار دیا ہے۔ اور باقاعدہ تجزیہ کر کے اس امر کی دلیلیں دی ہیں۔ کہ یہ واقعہ کیوں قابل قبول نہیں ہے۔

اس کتاب میں آخری بات جو انہوں نے لکھی ہے۔ وہ بہت اہم ہے۔ تمام باتوں کا نتیجہ نکالنے کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ اب یہ بات باقی رہ جاتی ہے۔ کہ آیا اس وقت اسلام دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ یہ بات ہمارے کہنے کی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے کرنے کی ہے۔ اگر مسلمان یہ بات دکھادیں۔ کہ فی الواقعہ موجودہ زمانے میں بھی اسلام کی تعلیم قابل عمل ہے۔ اور دنیا اس پر عمل پیرا ہو کر ہدایت پا سکتی ہے۔ تو ہمیں اس تعلیم کو ہمدردانہ طور پر قبول کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے

کارلائل وغیرہ کو چھوڑ کر سیل کے وقت سے اکثر مستشرقین اور مغرب کے اہل قلم اسلام کے خلاف تھے۔ اب یہ حالت پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہ کھلے بندوں اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے بار ثبوت ہم پر ڈالا ہے کہ ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اس کا قابل عمل ہونا ثابت کریں۔ مسٹر منٹگمری واٹ قریب قریب اس بات پر پہنچے ہیں۔ کہ محمدؐ نا غلطی خوردہ تھے۔

اور نہ مفتری تھے۔ جب خود ان کے قول کے مطابق وہ نہ غلطی خوردہ تھے اور نہ مفتری، تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔

دوسری مثال:۔ دوسری مثال اے۔ جے آربری (A. J. Arberry) کی ہے۔ وہ کیمبرج میں عربی کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے بہت سے تراجم بھی کئے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر اقبال کی نظموں کا ترجمہ کیا ہے عمر خیام کی رباعیات کا ترجمہ کیا ہے۔ ہمارے انگریزی ترجمۂ قرآن پر نظر ثانی میں بھی انہوں نے مدد دی تھی۔ انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب شائع کی ہے جو قرآن کریم کی بعض سورتوں کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ میں نے جب وہ کتاب دیکھی تو مجھ پر بہت اثر ہوا۔ آیات کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ انہوں نے ہمدردی سے بڑھ کر عشق کے رنگ میں ترجمہ کیا ہے اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ عبارت کے لحاظ سے چھوٹی سورتوں کی شان احکام والی بڑی سورتوں سے بہت بڑھی ہوئی ہے یہ غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی ساری عبارت ہی ولولہ پیدا کرنے والی ہے۔ نیز مزید لکھا کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ اور نہ کبھی ہوں گا پھر بھی قرآن کے متعلق یہ میرا تاثر ہے علاوہ ازیں انہوں نے کتاب کے مقدمہ میں اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اگر میرے اس ترجمہ کو پسند کیا گیا۔ تو ممکن ہے کہ میں سارے قرآن کا بھی ترجمہ شائع کروں۔

پچھلے سے پچھلے سال میں امریکہ جاتے ہوئے انگلستان میں ٹھہرا۔ وقت نکال کر کیمبرج گیا۔ اور وہاں ان سے ملا۔ میں نے کہا۔ آپ نے قرآن مجید کی سورتوں کا جو انتخاب شائع کیا ہے۔ میں نے اسے محبت کی نگاہ سے پڑھا ہے۔ جہاں تک ترجمہ کی قبولیت کا تعلق ہے۔ اس کی قبولیت کا ایک ثبوت تو میں ہوں۔ کہ وقت نکال کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ تاکہ اولین فرصت میں کہہ سکوں کہ آپ سارے قرآن مجید کا ترجمہ کریں۔ دوران گفتگو میں میں نے ان سے یہ بھی کہا۔ آپ نے لکھا ہے "نہ میں مسلمان ہوں اور نہ کبھی ہوں گا۔ اس کے باوجود قرآن کے متعلق یہ میرا تاثر ہے" یہ تو صحیح ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن آپ یہ کیوں لکھتے ہیں۔ کہ "نہ کبھی ہوں گا"! وہ نسبتاً سادہ آدمی ہیں۔ اپنی لیاقت پر فخر نہیں کرتے میرے اس سوال پر کچھ خاموش سے ہو گئے۔ اور چہرے پر سرخی کی ایک جھلک سی آگئی۔ میں نے کہا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ آپ نے یہ کیوں لکھا۔ دراصل آپ کے دل میں یہ خیال ہے کہ میں کبھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ اللہ تعالےٰ کے فضل کے راستے میں دیواریں کیوں حائل کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فضل کبھی پہنچ جائے اور وہ آپ کا دل کھول دے۔

امریکی مصنفین کے نقطۂ نظر میں تبدیلی

اب میں دو مثالیں امریکہ سے دیتا ہوں۔ ڈاکٹر زویمر (Dr. S.M. Zwemer) کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ وہ پادری تھے۔ اور اسلام کے بڑے مخالف تھے۔ ایک زمانہ میں قادیان بھی آئے تھے۔ ہارٹ فورڈ میں ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ جس میں منتخب نوجوانوں کو اس غرض سے تربیت دی جاتی ہے۔ کہ وہ بڑے ہو کر کامیاب پادری بن سکیں۔ اس ادارے میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ علاوہ ازیں وہ عیسائیوں کے مشہور رسالے "مسلم ورلڈ" (Muslim world) کے ایڈیٹر تھے۔ اور اسلام کے متعلق بہت مخالفانہ مضامین لکھتے تھے۔ وہ اب فوت ہو چکے ہیں اور اس رسالہ کے ایڈیٹر ایک اور مشہور پادری ڈاکٹر کینتھ کریگ (Dr. Kenneth Cragg) ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ایک کتاب (The Call of the Minaret) لکھی ہے۔ یعنی "منارہ کی اذان"۔ انہوں نے اس کتاب میں اذان کے الفاظ کو لے کر اسلام کے بنیادی اصولوں کو واضح کیا ہے۔ مثلاً اللہ اکبر کو لے کر ہستی باری تعالیٰ اور توحید سے متعلق اسلامی تعلیم پیش کی ہے "اشہد ان محمد الرسول اللہ" کے تحت نبوت۔ رسالت اور قرآن مجید کا ذکر کیا ہے۔ حی علی الصلوٰۃ کو لے کر اس کے تحت تمام عبادات نماز روزہ حج اور زکوٰۃ وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور حی علی الفلاح کو لے کر اسلامی تعلیم کے تمدنی اور معاشرتی حصے کو بیان کیا ہے۔ ظاہر ہے یہ ایک پادری کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اور ایک ایسے ادارے کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے یہاں تک احتیاط کی ہے کہ جس بات یا واقعہ کے متعلق دو روایتیں موجود ہیں۔ ان میں سے انہوں نے بہتر روایت کو لیا ہے۔ یہ پادری کا ہی نہیں بلکہ ان کی دیانت کا بھی ثبوت ہے کتاب میں بعض ایسی چیزیں بھی آگئی ہیں۔ جو از روئے اسلام درست نہیں ہیں۔ لیکن جمہور مسلمان ان کو مانتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے ناسخ منسوخ کی طرف بھی خفیف اشارہ کیا ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ اس امر سے متعلق ہے کہ عیسائی دنیا کو اسلام سے کس طرح اور کس رنگ میں تعلق قائم کرنا چاہیئے۔ منہ سے انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو سچا رسول مانتے ہیں۔ لیکن احترام کو پوری طرح مد نظر رکھا ہے۔ ساری کتاب میں کہیں ایک اشارہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ جو اعتراف کے منافی ہو۔ انہوں نے مسلمان کی جگہ پر اپنے آپ کو قائم کر کے اسلام کو پیش کیا ہے۔ اور دیانتدارانہ طریق پر پیش کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اگر ہم اسلام کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اسے ایک مسلمان کی حیثیت سے دیکھیں۔ اور اس طرح دیکھیں جس طرح ایک مسلمان اسلام کو دیکھتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنی قلم سے یہ کہیں نہیں لکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سچے رسول ہیں۔ پس اس کے باوجود جو بھی کتاب کے پہلے حصے کو پڑھے گا۔ وہ اسی نتیجہ پر پہونچے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خدا تعالےٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ لیکن جب وہ کتاب کے دوسرے حصہ کو پڑھے گا۔ تو ایک قسم کی الجھن میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس حصہ کو پڑھ کر انسان کو رنگ دھندے میں پھنس جاتا ہے۔ اور طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اسلام اور بانیٔ اسلامؐ میں اتنی خوبیاں ہیں۔ تو پھر عیسائیت کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

میں نے اس کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ اس میں میں نے کتاب کی تعریف کرتے ہوئے اس امر کو پیش کیا ہے۔ کہ اگر اسلام کے متعلق دوسرے مذاہب والوں کی approach یہ ہو تو بہت اچھی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ البتہ ریویو میں میں نے ایک اور امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کتاب میں ایک بات کی کمی رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اسلام کو تو صحیح اور اچھے رنگ میں پیش کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور عیسیٰؑ کا باہم کیا تعلق بنتا ہے۔ اس بارے میں ہمارا تو موقف صاف ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا تعالےٰ کے سچے اور راستباز نبی تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ان الفاظ میں پیشگوئی کی تھی "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا تھیں۔ مگر تم ابھی ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح الامین آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔"

لیکن انہوں نے (مسٹر کنتھ کریگ نے) یہ نہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا سمجھتے ہیں۔ اگر وہ دونوں کو راستباز سمجھتے ہیں۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو حضرت عیسےٰؑ کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر دونوں کا تعلق کیا ہوگا۔ اور اگر ان کا موقف یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نہیں مانتے تو پھر اسلام کے متعلق ان کی approach کی ساری بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔

اسلام کے متعلق اطالیہ کی ایک خاتون مصنف کا نقطۂ نظر

اسلام کے متعلق اطالوی زبان میں بھی ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ اب امریکہ میں کیا گیا ہے۔ نیز فرانسیسی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ خیال ہے کہ جنوری یا فروری ۱۹۵۸ء میں اس کا انگریزی ترجمہ کتابی شکل میں شائع ہو جائے گا۔ اس کا پیش لفظ میں نے لکھا ہے۔ یہ کتاب ایک اطالوی خاتون پروفیسر واگ لیری (Professor Vaglieri) کی لکھی ہوئی ہے۔ وہ نیپلز یونیورسٹی میں عربی اور اسلامی تہذیب کی پروفیسر ہیں۔ اطالوی زبان میں اس کتاب کا نام Apology of Islam ہے۔ لاطینی زبان میں Apology کے معنے ہوتے ہیں Justification (جواز) اس لئے انگریزی میں جب یہ کتاب شائع ہوگی تو اس کا نام غالباً Justification of Islam یا Interpretation of Islam ہوگا۔ اس کا ترجمہ بھی ایک اطالوی پروفیسر ڈاکٹر الڈو کسیلی Dr. Aldo Caselli نے کیا ہے۔ جو آجکل امریکہ کے Haverford College میں پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنے ہاں دعوت دی۔ دو دن میں ان کا مہمان رہا۔ اور اس عرصہ میں انہوں نے میری تین تقریریں کرائیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اکثر لوگ مجھ سے اسلام کے متعلق پوچھتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ لوگ اس کا مطالعہ کر کے اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کر سکیں۔ کتاب بڑے سائز کے ۶۲ صفحوں پر مشتمل ہے اس میں پروفیسر واگ لیری نے (باقی صفحہ ۹ پر)

قادیان میں ریپبلک ڈے کے موقعہ پر جناب ناظر صاحب امور عامہ کی تقریر!

قادیان ۲۶ر جنوری - اہالیان قادیان کی طرف سے دفتر میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں جو پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں جناب ملک صلاح الدین صاحب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان نے حسب ذیل تقریر کی :-

جناب صاحب صدر - بہنو اور بھائیو!

آج ہم سب ہندوستانی بھائی ایک دفعہ پھر اپنی قابل فخر آزاد جمہوریت کا جشن منانے کے لئے یہاں پر اکٹھے ہوئے ہیں - نو سال کا عرصہ قوموں کی زندگی میں ایک بہت تھوڑا وقت ہے لیکن اس تھوڑے سے وقت میں بھی جو آزادی ملک کے بعد ہم کو حاصل ہوا۔ ہمارا ملک آزاد دیشوں کی صف میں اول نمبر پر آچکا ہے۔ ہمارے کامیاب اور قابل فخر ملکی نیتا منسٹری جواہر لال نہرو نے بدیشی راج نیتی کی رستہ کشی میں جس طرح کامیابی سے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو چلایا ہے آج دنیا کے بڑے حیرت اور تعجب سے اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے بہت زیادہ عزت اور فخر کا مقام ہے کہ امریکہ اور روس بلاک اپنی اپنی جگہ ہمارے نیتا کی راج نیتی کو سراہ رہے ہیں۔ اور ہمارے ملک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا اپنے لئے عزت اور طاقت کا باعث سمجھتے ہیں۔ دوسری طرف مظلوم مصر کی حمایت کرکے اور شاہ مسعود عرب کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرکے تمام ملکوں کے مسلمانوں کے دلوں میں جواہر لال نہرو کی عزت اور محبت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے

آئے دن بڑے بڑے ملکوں کی سیاسی رہنما اور لیڈر اور بادشاہ ہمارے ملک میں آتے اور ہماری آزاد جمہوریت کی ترقی اور رواداری دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور آزاد بھارت کی شہرت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ملک کی ترقی اور اندرونی مضبوطی اور خوشحالی کے لئے عظیم الشان پراجیکٹ اور پنچسالہ پلان ہماری سرکار نے بنائے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اور ان کوششوں سے ہمارے عوام خوشحال ہو رہے ہیں۔

بے شک ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اور کئی قسم کی کمیاں باقی ہیں۔ لیکن جو کچھ اس تھوڑے سے وقت میں آزاد بھارت نے جواہر لال نہرو کی لیڈرشپ میں کیا ہے وہ کسی سے کم نہیں ہے ان حالات میں ہم عوام کا بھی فرض ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ تعمیری کاموں میں پوری طرح تعاون کریں۔ اور کوئی بات ایسی نہ کریں جو ہمارے لیڈروں اور افسران کی توجہ کو تعمیری کاموں سے ہٹا کر اور کاموں میں الجھا دے ہم اپنے گرد و نواح کو آزاد شہریوں کی طرح سجائیں ہم میں محنت کی عادت ہو۔ ہم دیانتدار ہوں۔ ہم اپنے ملک کے خیر خواہ اور قانون کے پابند رہیں۔ ہم ہر قسم کے باغیانہ خیالات سے بچنے والے۔ سٹرائکوں اور عدم تعاون کی تحریکوں میں حصہ نہ لینے والے ہوں۔ ہمارے اندر ایکتا اور پریم کی گنگا ہر وقت بہتی رہے۔ ہم میں رواداری اور تحمل ہو۔ اور فرقہ داری اور دھڑا بندی سے نفرت کریں۔ پھر ہم ملک کی طاقت بڑھانے کے لئے ہر قسم کی جانی۔ مالی اور دوسری اقسام کی قربانی خوشی سے پیش کرنے والے ہوں۔

اگر ہم اس قسم کے اخلاق بنائیں گے تو ہمارا بچہ بچہ آزاد سمجھا جائے گا اور دوسرے آزاد ملک ہماری لیڈرشپ کو مانیں گے۔ اس کے لئے صرف زبانی نعرے مارنے کافی نہیں بلکہ جیسا کہ ہمارے پردھان منتری صاحب نے بار بار کہا ہے۔ ہمارا نمونہ اور عمل آزاد ملکوں کا سا ہونا چاہیئے۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر آزاد ملکوں کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے اور جس طرح ہم نے باوجود بہت سی مشکلات اور مجبوریوں کے پچھلے نو سال میں ترقی کی ہے آئندہ اس سے بھی بڑھ کر ہمارا ملک ترقی کرے اور ہمارا ترقی اور سربلندی کا سورج کبھی غروب نہ ہو۔

مہابودھی سوسائٹی میں احمدی مبلغ کی تقریر

بمبئی ۲۰ر جنوری ۱۹۵۷ء مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج مبلغ بمبئی نے آج مہابودھی سوسائٹی پریل PARAIL بمبئی میں مہاتما گوتم بدھ کی لائف پر تقریر کی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حاضرین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ صدر بمبئی ہوا تھا۔ نئے بودھ تعداد زیادہ تھی۔ ان کے لامہ نے شکریہ میں جماعت احمدیہ اور اس کی تقاریر کو بہت سراہا۔ اور احمدی مبلغ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کو تحفہ کے طور پر سیلون کی چادر کا ایک پیکٹ پیش کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریر کو بابرکت بنائے۔ آمین

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اسلام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی (بقیہ صفحہ ۶)

مختصر مگر جامع طور پر بیان کیا ہے کہ اسلام یوں وجود میں آیا اور ابتدائی مشکلات کے باوجود یوں پھیلتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ یہ خدائی طرف سے ایک ہدایت تھی جو محمد پر نازل ہوئی۔ پھر لکھا ہے کہ مسلمانوں پر انحطاط کا دور اس لئے آیا کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا آخری پیرا گراف خاص طور پر اہم ہے۔ اس میں وہ لکھتی ہیں کہ "اب بھی مسلمان اسی چشمہ صافی کی طرف جسے اللہ نے خود جاری کیا اور جسے مرور زمانہ کے باوجود کوئی دشمن گندا نہیں کر سکا۔ پھر عود کریں اور اسی سے سیراب ہو کر ہی تب جا کر وہ دنیا میں دوبارہ ترقی کر سکیں گے (نعرہ ہائے تکبیر)

میں نے اس کتاب کو پڑھا۔ تو میری طبیعت پر اس کا ایک خاص اثر ہوا۔ اس کے بعد میرے میزبان نے مجھے دیکھ کر کہا۔ تم آج کچھ مغموم معلوم ہوتے ہو۔ میں نے کہا آج میں اس کتاب کو پڑھ کر رو رہا ہوں۔ اس میں بعض واقعات عشق کے ایک ایسے جذبے کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں کہ جس میں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔

انہوں نے صاف لکھا ہے کہ محمد خدا کے سچے نبی تھے۔ اور یہ لکھنے کے بعد ایک بڑی لطیف بات کہی ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ یہ ماننا پڑتا ہے کہ قرآن اور حدیث کی زبان ایک جیسی نہیں ہے۔ محمد ساری عمر میں ایک ہی شعر کہا تھا اور اس کے نزدیک شعریت کی بو بھی نہیں جھلکی۔ بھلا ایسا شخص خود ساختہ قرآن کیسے لکھ سکتا تھا۔ اس سے انہوں نے یہ استنباط کیا ہے کہ قرآن فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔

اس کے باوجود اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ محض طبع سازی کے طور پر یونہی یہ کہتے ہو کہ اسلام کے متعلق مغرب میں کوئی دلچسپی نہیں بڑھ رہی۔ تو اس سے اس کے اور کیا سمجھا جائے کہ وہ دل ہی دل میں ترسندہ ہیں۔ کہ وہ خود تو اس ہدایت کو چھوڑ کر بیٹھے ہیں لیکن اب دوسرے لوگ جو پہلے اس کے مخالف تھے اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

یوم جمہوریت ہند (بقیہ صفحہ ۱)

کے عہد لیتے ہیں کہ اب ہے تو آزادی کا کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن اگر ہم میں نمایاں تبدیلی آ جائے تو آزادی کا کوئی فائدہ بھی ہے۔ ہمیں آج کے دن ایک دھان اور قانون کا اعلان کیا تھا جس پر چلنے اور اس پر کاربند رہنے کا ہم نے عہد کیا تھا ہماری پرانی تاریخ بتاتی ہے کہ ہم نہ صرف بنی نوع انسان کی عزت کرتے تھے۔ بلکہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں کو اسی کی محبت کی وجہ سے پوجتے تھے۔ اگر آج بھی ہم اس حلف کو یاد کریں اور آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے انہی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو ہمیں بنی نوع انسان کیساتھ پیار اور انسانیت کی خدمت کیلئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ بس آج کا دن اسی بلند نظریہ کی یاد دلاتا ہے اور ہمیں اپنے فرائض کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

جلسہ کے دلچسپ پروگرام میں سکھ نیشنل کالج میں تعلیم پانے والے واحد احمدی طالب علم عزیزم بی۔ ایم نثار احمد آف منگلور نے امریکہ۔ ہندوستان۔ پاکستان وغیرہ ریڈیو پروگراموں کی انگریزی طرز نشریات کر کے سامعین کو محظوظ کیا اور انتقا تقسیم کئے گئے تو آپ نے کسی کا بہترین رنگروٹ ہونے کا انعام حاصل کیا۔

اس طرح یہ تقریب سوا ایک بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔ جماعت احمدیہ نے بقیہ دن ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گذارا۔

دعائے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست

میرے بھائی ملک نظیر احمد صاحب ۱۷ر جنوری ۱۹۵۶ء بروز سنیچر کوتین چار دن کی مختصر علالت کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ یہاں احمدی جماعت بہت ہی کم تعداد میں رہ گئی ہے۔ اس لئے نماز جنازہ میں ہم صرف تین آدمی تھے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جائے اور دعا مغفرت کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انکی روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ بہت ہی سیدھے سادے اور نیک فطرت انسان تھے۔ ۱۹۳۶ء میں وہ قادیان میں حضرت والد صاحب یعنی ڈاکٹر الٰہی بخش صاحبؓ (مدفون بہشتی مقبرہ) کے ساتھ تھے۔

خاکسار ملک بشیر احمد

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آرہ ضلع مونگھیر صوبہ بہار

عام انتخابات میں پارٹیوں کیلئے نشانات

چنڈی گڑھ ۲۹ر جنوری سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ عام انتخابات کی طرح اس بار بھی ہر ایک امیدوار کو ایک علیحدہ بیلٹ بکس الاٹ کیا جائیگا ۔ جس پر وہ نشان ہوگا جسے ووٹ دہندہ جانتا ہوگا اور بآسانی پہچان سکے گا ۔ ووٹر امیدوار کے بکس پر نشان کو دیکھنے کے بعد اپنی پرچی اس بکس میں ڈال سکے گا ۔ ہندستہ الیکشن کمیشن نے مختلف سیاسی پارٹیوں اور آزاد امیدواروں کے لئے آخری طور پر ۲۵ نشانات منتخب کئے ہیں ۔ ان میں سے الیکشن کمشن نے چار نشانات مندرجہ ذیل کل ہند سیاسی پارٹیوں کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں :-

۱۔ دو جتے ہوئے بیل ۔ انڈین نیشنل کانگریس
۲۔ جھونپڑی ۔۔۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی
۳۔ فصل کی بالی اور درانتی ۔ ہند کی کمیونسٹ پارٹی
۴۔ دیپ ۔۔۔ آل انڈیا بھارتیہ جن سنگھ علاوہ ازیں آل انڈیا شیڈولڈ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کاسٹس فیڈریشن کو جو کہ اس ریاست کی منظور شدہ پارٹی ہے ۔ ہاتھی کا نشان الاٹ کیا گیا ہے ۔

باقی ۲۰ نشانات یعنی کھڑا شیر ، انسانی ہاتھ ، گھوڑا اور سوار ، چڑھتا ہوا سورج ، بیلچہ اور انجن کی بھٹی جھونکنے والا ، سلگی مشعل ، اناج اڑاتا ہوا کسان ، سائیکل ، چھکڑا ، گھڑا ، سیڑھی ، مرغا ، درخت ، ستارہ ، کشتی ، پھول ، ترازو ، اونٹ ، دو پتوں والی شاخ ، اور تیر کمان انفرادی امیدواران کو الاٹمنٹ کے لئے دستیاب ہیں ۔

چنڈی گڑھ ۲۹ر جنوری ۱۹۵۷ء سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ نصف ماہ مختتمہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے دوران لیبر سے متعلق مختلف قوانین کے تحت ۱۹۱ تازہ شکایات موصول ہوئیں ۔ اور ۲۷۷ شکایات گذشتہ نصف ماہ کی بھی پیش کی گئیں ۔ ان میں سے بیشتر شکایات ورکروں کو اجرتوں کی عدم ادائیگی اور بغیر مناسب نوٹس دیئے انہیں نوکری سے برطرف کرنے کے بارے میں تھیں ۔ ان میں سے ۲۵۸ شکایات کا تصفیہ کر دیا گیا ۔

نصف ماہ مذکور کے دوران فیکٹریز ایکٹ ۱۹۴۸ء کی مختلف شرائط واحکام کی خلاف ورزی کے سلئے ۵۷ فیکٹریوں پر مقدمے چلائے گئے ۔ اور ۵ فیکٹریوں کو وارننگ دی گئی ۔

عرصہ مذکور کے دوران ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ کے تحت ۱۶۷۷ دکانوں اور تجارتی اداروں کا معائنہ کیا گیا ۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے معائنہ کرنے والے عملہ نے ۲۱۵ کیسوں میں مقدمے چلانے کی سفارش کی ۔

چنڈی گڑھ ۲۹ر جنوری ۱۹۵۷ء ۔ ہفتہ مختتمہ ۱۲ر جنوری ۱۹۵۷ء کے دوران ریاست میں چیچک کے کسی کیس کی اطلاع موصول نہیں ہوئی جبکہ گذشتہ ہفتہ ضلع انبالہ میں چیچک کا ایک کیس اور ضلع بھٹنڈہ میں اس بیماری کے دو کیس ہوئے تھے ۔ ہفتہ زیر اطلاع کے دوران ریاست میں ۲۸ ابتدائی اور ۹۴۰۳ دوبارہ ٹیکے لگائے گئے ۔

عرصہ مذکور کے دوران ریاست ہیضہ ، پلیگ اور ٹائیفس بخار سے محفوظ رہی ۔

چنڈی گڑھ ۲۹ر جنوری ۱۹۵۷ء سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریاست میں دوسرے پانچ سالہ پلان کے عرصہ کے دوران ۲۵۰ کواپریٹو فارمنگ سوسائٹیاں منظم کی جائیں گی ۔ ان میں ۸۶ سوسائٹیاں پلان مذکور کے پہلے سال میں منظم کی جائیں گی ۔

کواپریٹو فارمنگ سوسائیٹیوں کی کل تعداد ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو ۲۰۴ تھی ۔

کراچی ۲۹ر جنوری ۔ ۲ امریکن کمپنیوں کا پاکستان کی زمعوں کے ساتھ سمجھوتہ ہوا ہے جس کے تحت امریکی کمپنیاں ایک کروڑ ڈالر کا سرمایہ پاکستان میں لگائیں گی

نئی دہلی ۲۶ر جنوری ۔ جرمن کے تین ماہرین حکومت ہند کو تیل کی تلاش میں مدد دیں گے ۔ یہ ماہرین ۱۸ر جنوری کو کلکتہ پہونچ گئے ۔ ہندوستان میں آنے پر انہوں نے اسٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی کے افسران کے ساتھ بات چیت کی ۔ آسام اور بنگال میں تحقیقات کا کام کرنے کے بعد جرمنی کے یہ ماہر سورت جائیں گے ۔ بھڑوچ اور آنند کے علاقہ میں بھی تیل کی تلاش کی جائے گی ۔ ۱۶ر مارچ تک وہ اپنا کام مکمل کرلیں گے جرمنی جانے پر وہ اپنی رپورٹ تیار کریں گے اور حکومت ہند کو بھیجیں گے